روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 24 ستمبر 2011ء 25 شوال 1432 ہجری 24 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 219

آسمانوں کی سیر

حضرت مالکؓ بن صعصعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسراء کی رات کے بارہ میں بتایا کہ میں خانہ کعبہ کے کسی حصہ حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ مجھے جبریل علیہ السلام لے کر چلے یہاں تک کہ پہلے آسمان پر آئے وہاں میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبریلؑ نے کہا یہ آپ کے باپ آدم ہیں انہیں سلام کہیں انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے......تو کیا دیکھتا ہوں کہ یحیٰؑ اور عیسیٰ علیہما السلام دونوں خالہ زاد بھائی (موجود ہیں) جبریلؑ نے کہا یہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا اے نیک بھائی اور صالح نبی خوش آمدید (اس کے بعد اگلے آسمانوں کی سیر کا ذکر ہے۔)

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب المعراج حدیث نمبر 3598)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نصرت و قالوا لات حین مناص ....دیکھو صفحہ 497 سے 511 تک براہین احمدیہ جلد چہارم۔ ترجمہ:۔ تجھے مدد دی جائے گی اور نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور ایسی نصرت ہوگی کہ حقیقت راستی کھل جائے گی۔ تب مخالف لوگ کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ وہ کہیں گے کہ ہم ایک بھاری جماعت ہیں جو انتقام لے سکتے ہیں۔ پر عنقریب وہ بھاگ جائیں گے اور منہ پھیر لیں گے۔ خدا کے نشان کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ مکر ہے جو بہت پختہ ہے تو ان کو کہہ دے کہ اگر خدائے تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے اور یقیناً سمجھو کہ خدا اس زمین کو یعنی اس زمین کے رہنے والوں کو جو مر چکے ہیں پھر زندہ کرے گا۔ یعنی بہت سے لوگ ہدایت پائیں گے اور ایک روحانی انقلاب پیدا ہوگا اور بہت سے لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے اور جو خدا کا ہو خدا اس کے لئے ہو جاتا ہے۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے خدا پر افتراء کیا ہے تو میں نے ایک سخت گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس کی سزا مجھے ملے گی۔ یعنی مفتری اسی دنیا میں سزا پاتا ہے اور سرسبز نہیں ہوتا اور اس کا تمام ساختہ پرداختہ آخر بگڑ جاتا ہے مگر صادق کامیاب ہو جاتا ہے اور صدق کی جڑ پاتال میں ہے۔ پھر فرمایا کہ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ یعنی تو صادق ہے اور میری طرف سے ہے اس لئے میں تجھے لوگوں میں بہت وجاہت اور بزرگی بخشوں گا اور یہ کام خاص میرے ہاتھ سے ہوگا۔ نہ کسی اور کے ہاتھ سے۔ لہٰذا اس کام کو کوئی بھی زائل نہیں کر سکے گا۔ یہ آئندہ زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی تھی جو اب پوری ہوگئی اور پھر فرماتا ہے کہ کیا لوگوں کو اس بات سے تعجب ہے اور خیال کرتے ہیں کہ ایسا کیونکر ہوگا تو تُو ان کو جواب دے کہ عجائب دکھلانا خدا کا کام ہے وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا ہے اور لوگ پوچھے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مرتبہ تجھے کیونکر ملے گا۔ یہ تو تیری اپنی بناوٹ معلوم ہوتی ہے۔ کہہ نہیں یہ وعدے خدا کی طرف سے ہیں اور پھر ان کو ان کے لہو ولعب میں چھوڑ دے۔ یعنی جو بدگمانی کر رہے ہیں کرتے رہیں۔ آخر دیکھ لیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں یا انسان کی اور جو لوگ ظالم ہیں اور اپنے ظلم کو نہیں چھوڑتے۔ ان کے بارے میں مجھ سے ہمکلام مت ہو کہ میں ان کو غرق کروں گا۔ یہ ایک نہایت خوفناک پیشگوئی ہے جو غرق کرنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ نہ معلوم کس طور سے غرق کیا جائے گا۔ آیا............جو شدید زلزلہ سے زمین میں غرق کئے گئے تھے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 81 تا 83)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ڈینگی بخار کے نسخہ میں تبدیلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈینگی بخار کیلئے درج ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

ڈینگی بخار میں مبتلا ہو جانے کی صورت میں

1- Aconite+ Arsanic Alb 200

2- Typhiodinum+ Pyrogenium 200

(مندرجہ بالا دوسرے نمبر کی ادویات 30 کی بجائے 200 میں استعمال کریں)

باری باری ہفتہ میں ایک ایک بار (تین دن کے وقفہ سے)

3- Bryonia + Rhustox+Ipecac +Eupatorium +China 30

ملا کر دن میں دو بار صبح اور شام

4- Echinacea-Q

دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار۔ کھانے کے بعد

ڈینگی بخار کی وباء کے حفظِ ماتقدم کیلئے دوائیں

1- Dengue Fever -200

ہفتہ میں ایک بار

2- Bryonia + Rhustox+Ipecac +China +Eupatorium 30

ملا کر دن میں ایک بار

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔قربانی بکرا -/10,000 روپے

2۔قربانی حصہ گائے -/5,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 632

کارخانہ عالم کا قرآنی فلسفہ

سیدنا حضرت مصلح موعود نے آج سے ستر برس پیشتر مجلس مشاورت (1936ء) کے معزز نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے سورۃ محمد کی آیت نمبر 37 کی تفسیر فرمائی اور بتایا کہ

یادرکھو کہ دنیا کی زندگی لہوولعب ہے یعنی جس طرح ورزش ہوتی ہے اسی طرح یہ زندگی ہے۔ ورزش ناجائز نہیں ہوتی۔ لیکن اس کا فائدہ محدود ہوتا ہے۔ وہ خود مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑے کاموں کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اس میں یہ مقصود نہیں۔ کہ دنیا کھیل ہے اسے چھوڑ دو۔ بلکہ یہ مقصد ہے۔ کہ دنیا میں اس حد تک مشغول ہو۔ جس حد تک ورزشوں میں مشغول ہونا جائز ہے۔ 14/15 سال کا عرصہ گزرا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور چوہدری ظفراللہ خاں صاحب اور ایک اور شخص ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ وہ تیسرا شخص اب یاد نہیں رہا کہ چوہدری صاحب پر یا مجھ پر یا اور کسی تیسرے شخص پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ ورزش کیوں کرتا ہے۔ اس طرح تو وقت ضائع ہوتا ہے۔ اس پر میں اسے جواب دیتا ہوں۔ کہ بعض خدا تعالیٰ کے بندے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے لئے ورزش ضروری ہوتی ہے۔ ورنہ دین کو نقصان پہنچتا ہے اور اگر وہ ورزش نہ کریں تو گنہگار ہوں۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرتا ہے۔ کہ میں بھی تو ورزش میں سستی کر جاتا ہوں اور یہ نہیں چاہئے۔ غرض ورزش ضروری ہے لیکن ایک حد تک۔ حضرت مسیح موعود نے بھی موگریاں رکھی ہوئی تھیں۔ آپ سیر کے لئے بھی باقاعدہ جایا کرتے تھے۔ تو لعب کلی طور پر منع نہیں۔ صرف اس پر ایک حد بندی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کی طرف توجہ بھی منع نہیں۔ لیکن لعب کی حدود کے اندر اس میں مشغول ہونا چاہئے اور اسے اصل مقصود نہیں قرار دینا چاہئے اصل مقصود دین ہے۔ دوسری تشبیہ دنیا کو لہو سے دی ہے۔ اس میں غفلت پائی جاتی ہے۔ انسان چاہتا ہے آرام ملے۔ جیسے نیند ہے۔ مرد و عورت کے تعلقات ہیں۔ بچوں اور بیوی کی محبت ہے۔ یہ امور بھی جائز ہیں۔ مگر جو شخص رات دن ان کاموں میں لگا رہے عیاش کہلاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص دین کو چھوڑ کر دنیا میں لگ جائے عیاش کہلائے گا۔

ہر مومن کو یہ گُر یاد رکھنا چاہئے کہ جتنی قربانیوں کا اس سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی اس کے لئے مفید ہوتی ہے اور کوئی قربانی (دین) کی ایسی نہیں۔ جس کا دنیا میں ہی فائدہ نہ ہو۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء صفحہ 144۔145)

ایک دردناک دعا جس نے عرش کو بھی ہلا دیا

تاریخ سلسلہ احمدیہ میں 1936ء کا زمانہ اندرونی اور بیرونی مصائب و فتن اور مخالفت کے ہولناک طوفانوں میں گھرا ہوا تھا اور احمدیت کی کشتی تھپیڑوں میں ڈگمگا رہی تھی اور انگریزی حکومت، ملکی سیاسی جماعتیں اور عوام و خاص اس کی غرقابی کی امید لگائے ہوئے تماشائی بنے ہوئے تھے۔

اس موقع پر حضرت مصلح موعود مجلس مشاورت 1936ء کے آخری خطاب میں دنیائے احمدیت کو نہایت درد بھرے انداز میں دعاؤں کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

''اب سوائے خدا کے ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ آؤ اس سے التجا کریں اور یہ کہہ کر کہ وہ گھٹنوں کے بل گر کر دعا میں مشغول ہو گئے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو دہریہ کہلاتے ہیں اور جن کا خدا تعالیٰ پر نہایت ہی قلیل ایمان ہے ہمارے لئے اس سے زیادہ خطرناک وقت اور کون سا آ سکتا ہے۔ ایمان سے زیادہ قیمتی چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔ دشمن اس پر حملہ آور ہو رہا ہے اور تمام طاقتیں مل کر حملہ کر رہی ہیں۔ حکام میں سے بھی بعض ان سے مل گئے ہیں اور رعایا میں سے بھی۔ عیسائی بھی سکھ بھی، ہندو بھی، امراء بھی اور غرباء بھی، بڑے بھی اور چھوٹے بھی، پیشہ ور بھی اور علم والے بھی، کالجوں کے طالب علم بھی اور مدرسوں کے لڑکے بھی۔

غرض سب نے مل کر اس چھوٹی سی جماعت پر حملہ کر دیا ہے۔ اب خدا کے نام پر آؤ ہم بھی خدا تعالیٰ کے حضور گر جائیں اور کہیں الٰہی جو کچھ ہم کر سکتے تھے۔ وہ ہم نے کیا۔ مگر ہمارے ہاتھ ٹوٹ چکے ہیں اور ہماری طاقتیں شل ہو گئی ہیں۔ اے خدا تو ہی ہماری مدد کر۔ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے تو ہی توفیق دے اور ہماری مدد فرما۔ کیونکہ تیرے سوا اور کوئی طاقت نہیں۔ جو ہمیں مدد دے سکے، پس تو آسمان سے فرشتے ہماری مدد کے لئے بھیج۔ ہم بے کس اور بے قوا ہیں۔ لیکن ہماری ذمہ واری بہت بڑی ہے۔ ہم کمزور اور ناطاقت ہیں۔ لیکن کام بہت مشکل ہے۔ تو ہی ہماری مدد کر کہ تیرے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں۔

...........سو آؤ ہم پوری طرح عہد کر لیں۔ کہ اب ہم سستی کی گھڑی اپنے پر آنے نہ دیں گے۔ اپنی جانوں اور اپنے مالوں اور اپنی اولادوں اور اپنی عزتوں کو بے دریغ اس کے لئے قربان کرتے چلے جائیں گے اور دنیا کے آنے والے تغیر کا سورج دو باتوں میں سے ایک ہی دیکھے گا یا تو ہماری اور ہماری اولادوں کی لاشوں کو اور یا پھر وسیع افق سے (دین) کے فتح کی خوشی میں اڑتے ہوئے جھنڈے کو۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کے باندھنے اور پھر اس کے نباہنے کی توفیق دے۔ اے (دین) کے بھیجنے والے تو ہی ہمارے دل کا اخلاص بن جا اور ہمارے بازوؤں کی طاقت ہو جا۔ کہ تیرے بغیر ہم کچھ نہیں اور تیرے ساتھ ہم سب ہی کچھ ہیں۔ اللّٰھم آمین۔''

(رپورٹ صفحہ 148۔149)

اس دردانگیز دعا اور آہ و بکا نے عرش پر شور محشر بپا کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے جناب الٰہی نے طوفانوں کا رخ پھیر دیا اور چند سال بعد دسمبر 1939ء میں اس شان و شوکت کے ساتھ خلافت کی سلور جوبلی منائی گئی کہ ایک عالم دنگ رہ گیا چنانچہ ہندوستان کے اخبار ''پارس'' نے 11 جنوری 1940ء کی اشاعت میں برملا اعتراف کیا

''جنہوں نے اس سالانہ تقریب کو بچشم خود دیکھا ہے ان کا بیان ہے کہ جماعت احمدیہ کی تنظیم، اپنے میں اس کی عقیدت اور مذہبی اصولوں پر عمل قابل رشک ہے۔''

اخبار اہلحدیث امرتسر (12 جنوری 1940ء) نے یہ تبصرہ کیا:۔

''قادیان میں اس دفعہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا جس کی تیاری بڑے زور شور سے ہو رہی تھی روپیہ بھی کافی جمع ہوا اور آدمی بھی بہ تعداد پرچیاں لنگر خانہ بقول خلیفہ صاحب 26 ہزار کا شمار تھا۔''

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

(مسیح موعود)

ذی المعارج اور 50ہزار سال

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

سورۃ المعارج میں اللہ تعالیٰ کو ''ذی المعارج'' قرار دیا گیا ہے۔ یعنی اس کی بلندی طبقہ بہ طبقہ آسمان پر غور کرنے سے کسی حد تک سمجھ آ سکتی ہے ورنہ اس کی رفعتوں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یہاں جس بلندی کا ذکر فرمایا گیا ہے اس پر ایک ایسی سائنسی شہادت ملتی ہے جس کا اس سورت میں خمسین الف سنۃ والی آیت میں ذکر ہے کہ فرشتے اس کی طرف پچاس ہزار سال میں عروج کرتے ہیں۔ اب پچاس ہزار سال میں عروج کرنے کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔

اول: ظاہراً پچاس ہزار سال۔ اگر یہ معنی لئے جائیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ہر پچاس ہزار سال بعد ایسی موسمی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ ساری زمین برفانی تودوں سے ڈھک جاتی ہے اور پھر از سر نو تخلیق کا آغاز ہوتا ہے۔

دوسرے یہ قابل توجہ بات ہے کہ یہاں مما تعدون نہیں فرمایا۔ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت جس میں ایک ہزار سال کا ذکر ہے، وہ اس کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے تو مطلب یہ بنے گا کہ جو تم لوگوں کی گنتی ہے اس کے اگر ایک ہزار سال شمار کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کا ہر دن اس ایک ہزار سال کے برابر ہو گا اور اگر ہر دن کو ایک سال کے دنوں سے ضرب دی جائے اور پھر اس کو پچاس ہزار سال کے دنوں سے ضرب دی جائے تو جو اعداد بنتے ہیں وہ اللہ کے دنوں کی مدت کی تعیین کرتے ہیں۔ پس اس حساب سے اگر پچاس ہزار سال سے جو اللہ تعالیٰ کے دن ہیں اسے ضرب دی جائے تو اٹھارہ سے بیس بلین سال بن جائیں گے جو سائنسدانوں کے نزدیک کائنات کی عمر ہے۔

(18,250,000,000= 365X50000X1000)

یعنی ہر کائنات اس عمر کو پہنچ کر پھر عدم میں ڈوب جاتی ہے اور اس کے بعد پھر عدم سے وجود پیدا کیا جاتا ہے۔

یہ اتنی بڑی مدت ہے کہ اسے انسان بہت دور کی بات سمجھتا ہے لیکن جب عذاب واقع ہو گا تو وہ گھڑی بالکل قریب دکھائی دے گی وہ ایسا عذاب ہو گا کہ انسان اپنے قریب ترین عزیزوں کو اور اپنی جان، مال و دولت اور ہر چیز کو اس کے بدلہ فدیہ دے کر اس سے بچنا چاہے گا مگر ایسا نہیں ہو سکے گا۔ ہاں عذاب سے پہلے اگر مومنوں میں یہ صفات ہوں کہ وہ اپنی نماز پر قائم رہتے ہیں اور ہمیشہ فکر سے ادا کرتے ہیں اور علاوہ ازیں اپنی پاکیزگی کی حفاظت کے لئے ان تمام شرطوں کو پورا کرتے ہیں جو ان پر عائد کی گئی ہیں تو یہ وہ خوش نصیب ہیں جو اس عذاب سے مستثنیٰ کئے جائیں گے۔

آیت نمبر 42 میں پھر اس بات کی تنبیہ فرمائی گئی کہ اللہ تم سے مستغنی ہے۔ پس اگر تم فسق و فجور سے باز نہیں آؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئے۔ پس جس عذاب کے واقعہ ہونے کی خبر دی گئی ہے اسی کے ذکر پر یہ سورۃ اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔ (ترجمۃ القرآن)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

20

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

ہنووراورنن سپیٹ (ہالینڈ) میں احباب جماعت سے ملاقاتیں اور لندن واپسی

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2 جولائی 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے بیت خدیجہ برلن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

برلن سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق برلن (جرمنی) سے Hannover سے ہوتے ہوئے نن سپیٹ (ہالینڈ) کے لئے روانگی تھی۔ احباب جماعت مردوخواتین بڑی تعداد میں صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہوچکے تھے۔ قریباً دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزس اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احباب جماعت میں رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ خدام کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احباب جماعت برلن اور دوسری جماعتوں اور شہروں سے آنے والے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے پاس بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور سوا دس بجے یہاں سے قافلہ Hannover کے لئے روانہ ہوا۔

قریباً تین گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد دوپہر ایک بجکر پینتیس منٹ پر بیت السمیع Hannover تشریف آوری ہوئی۔

ہنوور آمد و استقبال

Hannover کے احباب جماعت چھوٹے، بڑے، مردوخواتین سبھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر چشم براہ تھے۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ مقامی جماعت کے صدر صاحب اور مربی سلسلہ مشہود احمد ظفر صاحب کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے بیت سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نماز جنازہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر جماعت ہمبرگ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ نے 29 جون 2011ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پائی۔ مرحومہ حاتم علی صاحب (چک نمبر 78 جنوبی ضلع سرگودھا) کی بیٹی تھیں۔ ان کے والد اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ رشتے داروں اور عزیزوں کی طرف سے بہت سی تکالیف اور مصائب برداشت کرنے پڑے لیکن ہمیشہ ثابت قدمی اور استقامت دکھائی۔ مرحومہ 15 سال تک ہمبرگ سٹی کی صدر لجنہ رہیں۔ اس کے علاوہ ریجنل صدر لجنہ ہمبرگ ریجن اور مقامی صدر لجنہ سٹاڈے جماعت بھی رہیں۔

نماز جنازہ پڑھانے کے بعد حضور انور بیت کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

احباب سے گفتگو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے احباب میں رونق افروز رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے مربی سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ یہ بیت آبادی والے علاقہ میں ہے یا انڈسٹریل ایریا میں ہے۔ مربی سلسلہ نے بتایا کہ بیت کے ایک طرف انڈسٹریل ایریا ہے جبکہ ایک جانب آبادی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مربی سلسلہ نے بتایا کہ یہاں کی جماعت کی تجنید تین صد سے زائد ہے اور پانچ چھ فیملیز تو یہاں سے 5 منٹ کی مسافت پر ہیں جبکہ باقی احباب شہر کے اندر رہتے ہیں اور بیس سے پچیس منٹ کی مسافت پر ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہمبرگ سے ان کی اہلیہ مرحومہ کی بابت دریافت فرمایا۔ چوہدری ظہور احمد صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے کام وقت پر ہوگئے ہیں۔ جرمنی کے اندر جنازہ لے جانے کی اجازت مل گئی اس لئے جنازہ ہمبرگ سے 161 کلومیٹر کا سفر کرکے یہاں لایا گیا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ہنوور کا تعارف

Hannover کا شہر جرمنی کے صوبہ Niedersachsen کا دارالحکومت ہے اور 13 ڈسٹرکٹ پر مشتمل ہے، پانچ لاکھ بیس ہزار نفوس لئے ہوئے دریائے Lieme کے جنوبی کنارہ پر آباد ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر فیئر اور انڈسٹریل مشینری فیئر ہر سال اس شہر میں منعقد ہوتا ہے۔ اس شہر میں پہلی یونیورسٹی 1831ء میں قائم ہوئی۔ جس میں اب بھی 20 ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ تیرہویں صدی میں Hannover مچھلی کا شکار کرنے والوں اور کشتیاں چلانے والوں کا ایک گاؤں تھا۔ لیکن اب یہ جرمنی کا ایک انتہائی اہم شہر بن چکا ہے۔

جماعت کا قیام

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1975ء میں پانچ افراد کی تجنید کے ساتھ ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوکل جماعت کی تعداد تین صد سے زائد ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی بیت السمیع بڑی وسیع و عریض بیت ہے۔ بیت کا گنبد اور مینارہ دور سے نظر آتے ہیں اور مین ہائی وے سے گزرنے والے کو بیت کی خوبصورتی اپنی طرف کھینچتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 31/اگست 2005ء کو اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا اور 16/اگست 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔

اس بیت کی دو منزلیں ہیں۔ نیچے مردانہ ہال ہے اور اوپر کی منزل میں خواتین کے لئے ہال ہے۔ اس بیت میں سات صد کے قریب احباب مردوخواتین نماز ادا کرسکتے ہیں۔ بیت کے گنبد کا قطر 5 میٹر ہے جبکہ مینارہ کی بلندی 16 میٹر ہے۔ Hannover شہر میں مینارہ اور گنبد کے ساتھ یہ پہلی بیت ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی ہے۔

اس بیت کے ساتھ جماعتی دفاتر، لائبریری، کچن اور سٹور اور مشن ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ بیت کے احاطہ میں خوبصورت لان بنایا گیا ہے اور قسما قسم کے خوشنما پھول لگائے گئے ہیں۔ پچیس کاروں کو پارک کرنے کے لئے پختہ پارکنگ بھی موجود ہے۔

تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔

ہالینڈ کے لئے روانگی

اب یہاں سے آگے نن سپیٹ (ہالینڈ) روانگی کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے جو بیت کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف موجود تھیں۔ چوہدری ظہور احمد صاحب کی بچیاں کھڑی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان بچیوں سے والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ نن سپیٹ کے لئے روانہ ہوا۔

قریباً 201 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد سوا پانچ بجے جرمنی، ہالینڈ کے بارڈر پر پہنچے۔ اس جگہ جماعت ہالینڈ سے حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والے وفد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ہالینڈ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے آنے والے وفد میں مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب مربی انچارج ہالینڈ، زبیر اکمل صاحب، جنرل سیکرٹری صاحب ہالینڈ، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اور عاملہ کے بعض ممبران شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

جرمنی سے امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مربی انچارج جرمنی، الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اور عاملہ کے بعض ممبران حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے یہاں تک ساتھ آئے۔

جرمنی سے آنے والے احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور یہاں سے جرمنی واپس جانے کی اجازت چاہی۔

نن سپیٹ میں آمد

ساڑھے پانچ بجے یہاں سے روانہ ہو کر چھ بجکر بیس منٹ پر نن سپیٹ کے مشن ہاؤس، بیت النور' میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت ہالینڈ مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں نے بڑے پُر جوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں اور جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے سب عشاق کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مشن ہاؤس کی وسیع عمارات کے بعض حصوں اور فلیٹس کا معائنہ فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ نے اپنے پیارے آقا کا شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کافی دیر تک رونق افروز رہے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

3 جولائی 2011ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً ایک گھنٹہ کی پیدل سیر کے بعد پانچ بجکر پچاس منٹ پر واپس تشریف لائے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ایمسٹرڈیم کے قریب آباد شہر Amsteleveen کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے تین بجے یہاں سے واپسی ہوئی اور ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس نن سپیٹ (Nunspeet) تشریف لے آئے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہالینڈ کی جماعتوں Schiedam، Den Haag، Armhem، Utrecht، Amsterdam، Amstelveen، Rotterdam، Maastricht اور Leeuwarden سے تعلق رکھنے والی بیس فیملیز اور گیارہ سنگل افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

علاوہ ازیں فرانس، کینیڈا اور امریکہ سے آنے والی فیملی نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ نے شام کے کھانے کے لئے باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں احباب جماعت ہالینڈ نے بھی شمولیت کی اور اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے بیت النور نن سپیٹ تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل عزیزہ عیشہ افضل صاحبہ کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

بعدازاں مراکش سے تعلق رکھنے والے چار عرب احباب اور ایک پاکستانی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

4 جولائی 2011ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً ایک گھنٹہ تک پیدل سیر کی۔ چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لائے۔

سیر کے دوران ہدایات

سیر کے دوران ایک جھیل کے کنارے کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رک کر امیر صاحب ہالینڈ کو دعوت الی اللہ کے پروگراموں اور لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالہ سے ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب ہالینڈ نے بتایا کہ اب تک چار لاکھ دس ہزار فولڈرز و لیف لیٹس تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پانچ لاکھ رمضان سے پہلے تقسیم کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سویڈن کی بھی مثال دی کہ وہ پانچ لاکھ سے زیادہ تقسیم کر چکے ہیں۔

حضور انور نے مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ مکرم صداقت احمد صاحب (جو ان دنوں جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے) سے دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں نے کتنے فولڈرز تقسیم کئے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ اڑھائی سے تین لاکھ تک تقسیم ہو چکے ہیں۔

امیر صاحب کے اس سوال پر کہ بعض علاقوں میں Doubling کا خطرہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مختلف موضوعات مثلاً Existence of God، What is Islam، Claims of the Promised Messiah یا اسی طرح دوسرے موضوعات پر Attractive فولڈرز دوسری دفعہ کے لئے تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرے موضوعات جو وہاں کے علاقوں کے رہنے والوں کے مزاج کے مطابق ہوں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

پبلک ریلیشنز کو بڑھانے کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میڈیا کے ساتھ رابطوں کی طرف توجہ دلائی اور امریکہ کی مثال دی کہ جیسے وہ پروگراموں سے بہت پہلے میڈیا کو انفارم کرتے ہیں اور دعوت دیتے ہیں۔ اسی طرح Politicians کے ساتھ بھی رابطوں کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں جرمنی کی مثال دی کہ وہاں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے چھوٹے علاقوں میں پروگرام کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

مہتمم دعوت الی اللہ خدام الاحمدیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ بک سٹالز کی طرف بھرپور توجہ نہیں دی جاتی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بک سٹال تو صرف ایک ذریعہ دعوت الی اللہ ہے اور بھی جو ذرائع ہیں وہ استعمال کریں اور Active ممبرز کی ٹیمیں بنالیں اور کام کریں۔

حضور انور نے فولڈرز کی تقسیم کے سلسلہ میں مزید فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیمیں انصار، خدام اور لجنہ اور بچے اس سلسلہ میں کام کریں اور گھر گھر فولڈرز پہنچائیں اور دعوت الی اللہ کے نئے راستے بھی تلاش کریں۔

برطانیہ کے لئے روانگی

آج کے پروگرام کے مطابق نن سپیٹ ہالینڈ سے لندن برطانیہ کے لئے روانگی تھی۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے، حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت خواتین، بچے بچیاں مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بارہ بجکر پانچ منٹ پر نن سپیٹ سے لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً 170 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ہالینڈ کے شہر Breda اور بیلجیئم کے شہر Antwerpen کے درمیان ہالینڈ کا بارڈر عبور کر کے بیلجیئم کی حدود میں داخل ہوئے اور سفر جاری رہا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق راستہ میں بیلجیئم کے شہر Gent سے 10 کلومیٹر پہلے مین ہائی وے پر رک کر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریسٹورنٹ کے بیرونی لان میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک ٹیم اس انتظام کے لئے پہلے سے ہی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجکر پندرہ منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہالینڈ سے ساتھ آنے والے جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔ ہالینڈ سے درج ذیل احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فرانس کی بندرگاہ Calais تک الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے۔

امیر صاحب ہالینڈ، عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد صاحب مربی انچارج ہالینڈ، حامد کریم صاحب مربی ہالینڈ، نیشنل جنرل سیکرٹری، عاملہ کے بعض ممبران اور صدر خدام الاحمدیہ اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اس وفد میں شامل تھے۔

ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

یہاں سے آگے روانہ ہونے اور ایک سوتیس کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر عبور کرکے فرانس کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 56 کلومیٹر کے سفر کے بعد پانچ بجکر دس منٹ پر فرانس کی بندرگاہ Calais پہنچے۔ ہالینڈ سے قافلہ کے ساتھ آنے والی گاڑیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رخصت کرکے واپس ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئیں۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد چھ بجے جہاز راں کمپنی P&O کی فیری Pride of Canterbury میں سوار ہوئے۔ فیری کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر بورڈ کیا۔ گاڑیاں فیری کے اندر پارک ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

برطانیہ آمد

چھ بجکر بیس منٹ پر فیری Calais کی بندرگاہ سے برطانیہ کی بندرگاہ Dover کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق چھ بجکر پچاس منٹ پر بندرگاہ Dover پر لنگر انداز ہوئی۔ (فرانس اور برطانیہ کے اوقات میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ برطانیہ کا وقت فرانس سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)۔

Dover پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو۔کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یو۔کے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر یو۔کے)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یو۔کے و نائب صدر خدام الاحمدیہ یو۔کے)، مکرم صدر صاحب انصاراللہ، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔

بیت الفضل آمد

سات بجے Dover پورٹ سے روانہ ہوکر شام آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت فضل لندن تشریف آوری ہوئی جہاں بڑی تعداد میں احباب جماعت، مرد، خواتین، بوڑھے اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی بیت فضل لندن کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر داخل ہوئی، احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور گاڑی سے نیچے اترے تو امیر صاحب یو۔کے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

خواتین اور بچیاں بیت کے سامنے والے احاطہ میں کھڑی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت نصیب ہوا۔ بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جنگ فٹ بال

کھیل لوگوں کی تفریح کا سامان مہیا اور انہیں مسرت کے لمحات عطا کرتے ہیں لیکن ان کا دوسرا رخ وہ جوش اور ہیجان ہے جو مقابل ٹیموں کے حامیوں کو باہم متصادم کردیتا ہے اور اگر مقابلہ دو ایسی قوموں کی ٹیموں کے درمیان ہو جو کسی باہمی تنازعے میں الجھی ہوں تو معاملہ مزید نازک ہوجاتا ہے۔ یہ تذکرہ بھی ایک ایسے ہی میچ کا ہے جس نے دو قوموں کے دلوں میں بھڑکتی آگ کو ہوا دے دی اور یوں یہ مقابلہ جنگ پر منتج ہوا۔

اس جنگ کو سوکر وار فٹ بال وار اور سو گھنٹے لڑی جانے والی جنگ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جنگ 1969ء میں براعظم امریکہ کے دو ممالک، ایل سیلواڈور اور ہونڈوراس کے مابین 1970ء کے ورلڈکپ کے لئے کھیلے جانے والے کوالیفائنگ راؤنڈ میں ہونڈوراس کی شکست کے بعد شروع ہوئی۔ اس جنگ کے محرکات کئی تھے لیکن کیونکہ فٹ بال میچز کے بعد سابقہ تنازعات کے شعلے جنگ کی آگ میں تبدیل ہوگئے اس لئے اس جنگ کو فٹ بال وار کہا جانے لگا۔

اس کہانی کی ابتداء کچھ یوں ہوتی ہے۔

وسطی امریکہ کی پڑوسی ریاستوں میں ہونڈوراس کا رقبہ ایلسلواڈور سے پانچ گنا زیادہ ہے جبکہ 1969ء میں بھی ایلسلواڈور کی آبادی اپنے اس پڑوسی ملک کے مقابلے میں دگنی تھی۔ اس وجہ سے 1960ء میں السیلواڈور کے باشندوں نے بڑی تعداد میں پڑوسی ملک ہونڈوراس نقل مکانی شروع کردی۔ یہ نقل مکانی بہت بڑے پیمانے پر ہوئی، 1970ء کی دہائی کے اختتام تک ہونڈوراس میں السیلواڈور کے تارکین وطن کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ گئی۔ ہونڈوراس کی آبادی میں تارکین وطن کی بڑھتی ہوئی تعداد کے سبب کئی مسائل نے جنم لینا شروع کیا۔ اس وقت وسطی امریکہ کی اراضی کا زیادہ تر رقبہ جاگیرداروں اور بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کی ملکیت میں تھا۔ السیلواڈور سے آنے والے تارکین وطن کے زیر تصرف آنے والے رقبے کے باعث مقامی آبادیوں اور زراعت سے متعلقہ کمپنیوں میں بے چینی پھیلنا شروع ہوگئی کیونکہ السیلواڈور سے نقل مکانی کرکے آنے والے افراد کی ایک بڑی تعداد نے زمینوں پر غیرقانونی قبضے شروع کردیئے تھے۔ اس صورتحال کے پیش نظر ہونڈوراس کی زراعت کے شعبے سے تعلق رکھنے والی کمپنیوں نے السیلواڈور کے تارکین وطن کے خلاف مہم کا آغاز کیا۔

کاروباری حلقوں کے دباؤ کی وجہ سے 1962ء میں ہونڈوراس کی حکومت نے زمین کی ملکیت کے حوالے سے قانونی اصلاحات کا آغاز کیا۔ 1967ء میں ہونڈوراس کی اس وقت کی حکومت کی شروع کی گئی لینڈ ریفارمز میں وفاقی اور میونسپل انتظامیہ کو تارکین وطن کے غیرقانونی قبضے سے زمینیں واگزار کرواکر انہیں مقامی باشندوں میں تقسیم کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔ حکومتی اداروں نے اختیارات استعمال کرتے ہوئے قانونی طور پر زمین حاصل کرنے والے کسانوں اور غیرقانونی طور پر رہائش اختیار کرنے والے تارکین وطن سے یکساں سلوک شروع کردیا اور انہیں جائیداد سے بے دخل کیا جانے لگا۔ اس کے نتیجے میں السیلواڈور سے تعلق رکھنے والے ہزاروں تارکین وطن بے گھر ہوگئے اور ہزاروں افراد اپنے ذریعہ معاش سے بھی محروم ہوگئے۔ اس صورتحال کو ایلسلواڈور کے اخبارات نے شدت کے ساتھ پیش کیا جس کی وجہ سے ایلسلواڈور کے لوگوں میں اپنے پڑوسی ملک کے خلاف نفرت اور انتقام کے جذبات پیدا ہوگئے۔

1969ء کی ابتداء میں ہونڈوراس کی حکومت نے بڑی تعداد میں تارکین وطن کو ایلسلواڈور واپس بھیجنا شروع کردیا۔ یہ دونوں ملکوں کے مابین شدید کشیدگی کا دور تھا۔ اسی برس جون میں دونوں ممالک کے مابین میکسیکو میں منعقد ہونے والے 1970ء کے فٹ بال ورلڈ کپ کے کوالیفائنگ راؤنڈ کے تین میچ ہوئے۔ دونوں ممالک کے مابین ایک دہائی سے بھی زیادہ عرصہ پر محیط تنازعات نے ان کے عوام کو ایک دوسرے سے شدید متنفر کررکھا تھا۔ ایسے میں ان کی ٹیموں کے مابین ہونے والے فٹ بال کے میچوں میں فتح وشکست دونوں ممالک کے عوام کے لئے قومی غیرت کا مسئلہ بن گئی۔ پہلا میچ 8 جون 1969ء کو ہونڈوراس کے دارالحکومت ٹیگوسی گیلپا میں ہوا، جو ہونڈوراس کی ٹیم نے جیت لیا۔ اس سلسلے کا دوسرا میچ ایلسلواڈور میں ہوا جس میں ایلسلواڈور نے ہونڈوراس کو شکست دے دی۔ ورلڈ کپ میں کوالیفائی کرنے کے لئے تیسرا میچ 27 جون کو کھیلا گیا، جو ایلسلواڈور نے 2-3 کی برتری سے جیت لیا اور ورلڈ کپ کے لئے کوالیفائی کرگیا۔ ہونڈوراس کے عوام اپنی ٹیم کی شکست کے باعث اشتعال میں آگئے اور انہوں نے فٹ بال میں اپنی ٹیم کی شکست کا بدلا اپنے ملک میں بسنے والے ایلسلواڈور کے شہریوں سے لینا شروع کردیا۔ ہونڈوراس میں ایلسلواڈور کے باشندوں پر تشدد کے واقعات میں اضافہ ہونا شروع ہوگیا۔ اس کے علاوہ ایلسلواڈور کے مختلف شہروں میں مقیم ہونڈوراس کے باشندوں نے بھی دنگا فساد شروع کردیا اور مقامی آبادی کی املاک پر حملے کرنے لگے۔ اس پوری صورتحال کو ایلسلواڈور کے میڈیا نے بڑھا چڑھا کر پیش کیا جس سے دونوں ممالک کے مابین نفرت کی خلیج اور بڑھنے لگی۔ حالات اس قدر خراب ہوگئے کہ 26 جون 1969ء کو ایلسلواڈور کی حکومت نے ہونڈوراس سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا اعلان کردیا۔ حالات کے بگاڑ نے 14 جولائی 1969ء کو اس وقت دو ممالک کے مابین جنگ کی صورت اختیار کرلی۔ جب ایلسلواڈور کی فضائیہ نے ہونڈوراس پر حملہ کردیا۔ 20 جولائی 1969ء کو آرگنائزیشن آف امریکن سٹیٹس کی مداخلت کی وجہ سے دونوں ممالک میں جنگ بندی ہوگئی۔ اس جنگ کے دوران دونوں ممالک کی افواج نے ایک دوسرے پر بھاری بمباری کی اور ایلسلواڈور کی فوجوں نے پیش قدمی کرکے ہونڈوراس کے کئی سرحدی علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا۔

فٹ بال وار کا نام پانے والی اس جنگ میں ایلسلواڈور کے تین لاکھ افراد کو ہونڈوراس سے بے دخل کیا گیا۔ مجموعی طور پر دونوں ممالک کے 200 فوجی اور 2000 شہری ہلاک ہوئے۔ کھیل کے میدان میں شکست کے باعث ہونڈوراس کے باشندوں کے دل و دماغ میں نفرت کا جو آتش فشاں پھٹ پڑا تھا، اس کے نتیجے میں ہونے والی یہ جنگ فٹ بال کی تاریخ کا سیاہ ترین باب بن گئی۔

(سنڈے ایکسپریس 6 جون 2010ء)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

”گالیاں سن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو“

سیرت النبی ﷺ کا ایک حیرت انگیز واقعہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

”اور (اے انسان تو اس وقت کو یاد کر) جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں (اس پر) انہوں نے کہا کیا تو اس میں (ایسے شخص بھی) پیدا کرے گا جو اس میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم (تو وہ ہیں جو) تیری حمد کے ساتھ (ساتھ) تیری تسبیح بھی کرتے ہیں اور تجھ میں سب بڑائیوں کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں (اس پر اللہ نے) فرمایا میں یقیناً وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے“ (البقرہ: 31)

دراصل آدم کی خلافت بعثت محمدیہ کے لیے محض بطور تمہید کے تھی چنانچہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے رحمت کی سیرت بخش کر جب رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا تو فرشتوں کو ان کے اعتراض کا جواب مل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

”ایک دن نبی اکرم ﷺ کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغام حق سنایا ہے۔ کچھ نے قبول کیا ہے۔ باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہرحال ساری دنیا کے لیے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیے۔

آپ ﷺ طائف چلے گئے اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سنتے۔ آپ ﷺ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (ﷺ) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ 45 منٹ سے ایک گھنٹہ.... تین میل تک یہ لوگ آپ ﷺ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لئے اور آپ ﷺ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبی ﷺ نے اور اس کے محبوب نے خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ پیش کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (ﷺ) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا اس وقت تم نے یہ کہا تھا اے خدا! تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک سلسلہ ہو گا جس میں فساد بھی ہو گا۔ تو اللہ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں۔ آؤ آج تمہیں دکھاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا میں پیدا کیے جا رہے ہیں۔ لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کو آج جا کے آزما لو اور دیکھو! کیا وہ فساد پیدا کرنے والا ہے یا خون کرنے والا ہے؟ چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے کہو کہ طائف والوں نے آپ ﷺ کو بہت دکھ دیا۔ جب آپ ﷺ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے اس وقت بھی آپ ﷺ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپ ﷺ کو گندی گالیاں دیں، پتھراؤ کیا۔ سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپ ﷺ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں ان کو ان کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے۔ تب مقصد حیات ﷺ نے جواب دیا کہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کیے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے رب کی شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے۔

محمد ﷺ نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ ہے۔

(خطبہ عیدالاضحیہ 27 فروری 1969ء خطبات ناصر جلد دہم صفحہ 128)

اسی اسوۂ نبوی ﷺ کو پیش نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی:

گالیاں سن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

سفر طائف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ”جب یہ لوگ آپؐ کا پیچھا کر رہے تھے تو آپؐ اس ڈر سے کے خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نہ بھڑک اٹھے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے اور نہایت الحاح سے دعا کرتے

”الٰہی ان لوگوں کو معاف کر کہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں“

(دیباچہ تفسیر القرآن 127)

یہ تو آپ ﷺ کی مخلوق خدا کے ساتھ غیر معمولی ہمدردی کا اظہار ہے ادھر خدا کے ساتھ آپؐ کی وفا کا جو عالم تھا وہ سفر طائف کی اس دعا سے ظاہر ہے جو آپؐ نے اللہ کے حضور کی:

”اے میرے ربّ! میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بے کسوں کا تو ہی نگہبان، محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے.....

میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا ہے اور انسان کی دنیا و آخرت کے وارث بناتا ہے“

(بحوالہ سیرت خاتم النبیّین ﷺ مصنّفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے 182 مطبوعہ 1996ء)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

”(اللہ تعالیٰ) یقیناً اس نبی (یعنی آنحضرت ﷺ) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً) اس کے لیے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس اے مومنو تم بھی اس نبی (محمد ﷺ) پر درود بھیجتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) ان کے لیے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

وہ لوگ جو کہ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ (تعالیٰ) ان کو (اس) دنیا میں اور آخرت میں اپنے قرب سے محروم کر دیتا ہے اور اسی نے ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر چھوڑا ہے وہ لوگ جو کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی قصور کیا یہ تکلیف دیتے ہیں ان لوگوں نے خطرناک جھوٹ اور کھلے کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیا ہے“۔

(الاحزاب: 57 تا 59)

یا ربّ صلّ علیٰ نبیّك دائماً
فی ھذہ الدنیا وبعثٍ ثان

آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس اسوۂ حسنہ اور اسی تعلیم کا اپنے خطبات میں اعادہ فرما رہے ہیں۔ پس ہمارا کام حسن سلوک، ہمدردی، خیر خواہی، اور دعائیں کرنا ہے اور جو پھر بھی دکھ دیتے ہیں ان کا معاملہ خدا کے سپرد کر دینا چاہیے اس کی اٹل سنت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا جن کا ان آیات میں ذکر ہے۔

سیتا

ہندوؤں کے نزدیک عورت کا بہترین روپ۔ سیتا دیوتا وشنو کے ساتویں اوتار، رام چندر کی بیوی ہے۔ ہندو اسے دیوی لکشمی کا اوتار سمجھتے ہیں۔ سیتا مشہور رزمیہ داستان، رامائن کے مرکزی کرداروں میں سے ایک ہے۔ روایات کے مطابق وہ دھرتی کی دیوی، بھوما کی بیٹی ہے تاہم اس کی پرورش ریاست متھالا کے بادشاہ جانکا نے کی۔

جب سیتا بالغ ہوئی تو اس کی شادی کے لئے سوئمبر رچایا گیا جو رام نے جیت لیا۔ اس طرح سیتا اور رام کی شادی ہوگئی۔ بعدازاں وہ ایودھیا میں رہنے لگے۔ تاہم رام کی ایک سوتیلی ماں، کیکئی کا حسد رنگ لایا اور راجہ وسھارتھ نے اپنے دو بیٹوں، رام اور لکشمن اور سیتا کو چودہ سال کے لئے جنگلوں میں رہنے پر مجبور کر دیا۔

سیتا نے ہنسی خوشی محل کی تمام آسائشوں کو لات ماری اور اپنے شوہر کے ساتھ چل کھڑی ہوئی۔ چودہ برس کے دوران اسے کئی قسم کی تکالیف سے نبرد آزما ہونا پڑا، مسائل نے اسے گھیرے میں لئے رکھا لیکن سیتا بددل اور مایوس نہیں ہوئی اور اس نے اپنے شوہر کا دامن تھامے رکھا۔ ایک بار سری لنکا کا راجہ راون اسے اٹھا کر لے گیا۔ رام نے راون کو مار کر اسے رہائی دلائی۔

سیتا نے چودہ سال جس عالم میں بتائے اس نے اسے ایک مثالی ہندوستانی عورت بنا دیا۔ آج ہر ہندو گھرانے کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ ان کی بیٹیاں سیتا کے نقش قدم پر چلیں۔ انہیں یہ تربیت دی جاتی ہے کہ وہ دل و جان سے شوہر کی خدمت کریں۔ ہندو والدین کے نزدیک سیتا ایک آئیڈیل بیوی ہے اور اس جیسی مثالی خاتون اور کوئی نہیں۔

چودہ برس بعد جوڑا واپس ایودھیا پہنچا اور رام بادشاہ بن گیا۔ لیکن پھر وہاں یہ بات پھیل گئی کہ سیتا راون کے پاس کچھ عرصہ رہی ہے لہٰذا کیا اس کی عزت محفوظ رہی ہوگی؟ اس قسم کی باتوں سے گھبرا کر رام نے سیتا کو چھوڑ دیا اور بیچاری ایک بزرگ کے پاس جا کر رہنے لگی۔ جب وہ محل سے نکلی تو حاملہ تھی۔ بعد کو اس نے دو بیٹوں کو جنم دیا۔ سیتا نے تن تنہا اپنے بیٹوں کی پرورش کی اور انہیں بالغ کر دیا۔ وہ دلیر اور ذہین نوجوان نکلے۔ جب بیٹے اپنے باپ سے جا ملے، تو سیتا نے اپنی ماں سے درخواست کی کہ وہ اسے آغوش میں لے لے۔ بھوما کے حکم پر زمین دو ٹکڑے ہوئی اور سیتا اس میں سما گئی۔

جدید ہندو دانشوروں کا کہنا ہے کہ رامائن کا دوسرا حصہ والمیکی نے نہیں لکھا بلکہ یہ بعد کے مصنفوں نے تحریر کیا ہے۔ اس حصے کو انگریزوں نے مقبول بنایا تاکہ رام کو بدنام کیا جا سکے۔ اسی لئے ان دانشوروں کا کہنا ہے کہ ایودھیا پہنچ کر رام اور سیتا ہنسی خوشی رہنے لگے۔

چند مغربی مؤرخین کا کہنا ہے کہ سیتا کا کردار دیومالا کا حصہ ہے تاہم بہت سے مغربی تاریخ دان اور برصغیر کے مؤرخ ایسا نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک سیتا ایک جیتا جاگتا وجود ہے جس نے کروڑوں مرد و زن کو متاثر کیا۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمود احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ لیہ شہر کی بیٹی انعم محمود نے بعمر 9 سال بفضل اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا۔ بچی کی والدہ صاحبہ نے بڑی محبت ولگن سے فریضہ تدریس سرانجام دیا۔ آخری چند پارے خاکسار کو بھی پڑھانے کی سعادت ملی۔ مورخہ 18 ستمبر 2011ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جس میں مکرمہ رضیہ لطیف صاحبہ نائب صدر صاحبہ لجنہ ضلع نے بچی سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی واہل خانہ کو نہ صرف قرآن پاک کی تعلیمات کو صحیح رنگ میں سمجھنے بلکہ ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک ریاض احمد صاحب صدر جماعت گولارچی ضلع بدین تحریر کرتی ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب کاہلوں نصرت آباد سٹیٹ نوکوٹ ضلع میرپورخاص دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے چند دن بے ہوش رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں بڑی ملنسار، مہمان نواز ، واقفین سلسلہ کی بہت عزت کرنے والی ، پانچ وقت نماز کے علاوہ تہجد گزار اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرتی تھیں آپ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے مکرم سیف الرحمٰن صاحب کراچی، مکرم غلام مرتضٰی صاحب آسٹریلیا اور ایک بیٹی مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب جرمنی چھوڑی ہیں۔ آپ اللہ کے فضل سے نظام وصیت میں شامل تھیں ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے بے حساب بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

محترم انصر محمود مہار صاحب چندر کے منگولے ضلع نارروال لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ہادیہ انصر نے بعمر 5 سال 8 ماہ اور بیٹے قاسم عمر نے بعمر 4 سال 8 ماہ قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ دونوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت ان کی والدہ مکرمہ طاہرہ متین صاحبہ اور خاکسار کو حاصل ہوئی۔ اس سلسلے میں تقریب آمین مورخہ 9 ستمبر 2011ء کو گھر میں منعقد ہوئی۔ مکرم وسیم احمد منگلا صاحب معلم سلسلہ نے دونوں بچوں سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ بچگان محترم چوہدری رحمت اللہ مہار صاحب چندر کے منگولے کی پوتی ، پوتا اور مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ آف داتہ زیدکا کی نواسی اور نواسہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی اور بچے دونوں کو قرآن پاک کا فہم اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرتضٰی احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی عافیہ عمران بنت مکرم عمران احمد جنجوعہ صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ عمر 8 ماہ دماغ کا ایک حصہ سکڑ جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔ ہاتھ پاؤں بھی ٹھیک طرح سے حرکت نہیں کرتے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور تمام پیچیدگیوں سے اپنے خاص فضل وکرم سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ موونگ ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد آصف صاحب اور مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ آف دیونہ ماجرا ضلع گجرات کو مورخہ 6 ستمبر 2011ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام فریحہ آصف عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم راجہ الطاف محمود صاحب آف موونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کی نواسی اور مکرم محمد اسلم صاحب آف دیونہ ماجرا ضلع گجرات کی پوتی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، باعمر خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے فون نمبر 0336-7066496 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

(ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد کیلئے)

ٹائپنگ (اردو+انگریزی، بیسک

ایم ایس آفس، ان پیج

دورانیہ 1 ماہ   فیس کورس-/1500 روپے

ویب ڈیزائننگ ٹریننگ کورس

(ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس)

ایچ ٹی ایم ایل ، جاوا سکرپٹ ، ڈریم ویور، فوٹوشاپ

دورانیہ 2 ماہ   فیس کورس-/2000 روپے

(انچارج کمپیوٹر سیکشن ربوہ)

ولادت

مکرم فضل الرحمٰن صاحب فاروق کالونی سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میرے بھائی مکرم عتیق الرحمٰن صاحب مقیم کینیڈا کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام شفیق الرحمٰن عطا فرمایا ہے بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم فاروق کالونی سرگودھا کا پوتا اور مکرم راجہ نثار احمد صاحب مقیم آسٹریلیا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ دین کا خادم بنائے۔ آمین

رفیق حضرت مسیح موعودؑ یکے از 313

حضرت حافظ احمد الدین صاحب

حضرت حافظ احمد الدین صاحب یکے از 313 ولد حافظ فضل الدین صاحب چک سکندر ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ نے 24 ستمبر 1892ء کو بیعت کی توفیق پائی، رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کی بیعت کا اندراج 355 نمبر پر موجود ہے جہاں آپ کا پیشہ زمینداری لکھا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 362)

تین صد تیرہ کبار رفقاء میں مقام پایا آپ کا نام اس فہرست میں 202 نمبر پر درج ہے۔ آپ نے 1911ء میں وفات پائی، اخبار بدر نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''حافظ احمد الدین ساکن چک سکندر ضلع گجرات جو ایک صالح احمدی بزرگ تھے، فوت ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت عالیہ میں اعلیٰ مدارج دے۔'' (بدر 6/اپریل 1911ء صفحہ 1)

آپ کی ایک بیٹی حضرت حافظہ زینب بیگم صاحبہ زوجہ حضرت حافظ مولوی فضل الدین صاحب آف کھاریاں یکے از 313 (وفات 14 اکتوبر 1932ء) نہایت مخلص اور پارسا خاتون تھی، کھاریاں میں لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر تھیں تا وفات یہ خدمت آپ کے پاس رہی اور 1948ء میں وفات پائی۔

درخواست دعا

مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم لطف الرحمٰن فاروق صاحب ڈرائیور لجنہ اماء اللہ پاکستان تین ہفتوں سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں CCU میں زیر علاج ہیں۔ جگر اور پھیپھڑے متاثر ہوئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلک نوٹس

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت لیکچرارز (مردوخواتین) کے تحریری امتحانات بیک وقت لاہور ، ملتان ، اور راولپنڈی میں مورخہ 23 تا 25 ستمبر 2011ء کو منعقد ہو رہے ہیں۔ تفصیلات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 18 ستمبر 2011ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

25 ستمبر 2011ء

12:30 am فیتھ میٹرز
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am انتخاب سخن
3:20 am راہ ھدیٰ
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء
6:30 am تلاوت قرآن کریم
6:40 am لقاءمع العرب
7:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء
9:10 am درس حدیث
9:30 am یسرناالقرآن
10:00 am فیتھ میٹرز
11:05 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:55 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:00 pm فیتھ میٹرز
2:15 pm جلسہ سالانہ بیلجیئم
2:55 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm سپینش سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:20 pm زندہ لوگ
6:00 pm بنگلہ سروس
7:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء
8:15 pm گلشن وقف نو
9:30 pm فیتھ میٹرز
10:30 pm یسرناالقرآن
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)

26 ستمبر 2011ء

12:45 am ریئل ٹاک
2:00 am پرشین سروس
2:30 am جلسہ سالانہ بیلجیئم
3:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء
4:15 am رفقائے احمد
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am یسرناالقرآن
6:10 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:45 am لقاءمع العرب
7:45 am پرشین سروس
8:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء
9:20 am رفقائے احمد
10:00 am فیتھ میٹرز
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm سیرت النبی ﷺ
12:50 pm گلشن وقف نو
2:00 pm فرنچ پروگرام
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:15 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
5:50 pm زندہ لوگ
6:15 pm بنگلہ سروس
7:15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2005ء
8:20 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:05 pm درس حدیث
9:20 pm راہ ھدیٰ
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm عربی سروس

27 ستمبر 2011ء

12:35 am لقاءمع العرب
1:35 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am گلشن وقف نو
3:15 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء
5:05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am سیرت النبی ﷺ
6:00 am تلاوت قرآن کریم
6:20 am ان سائیٹ
6:30 am لقاءمع العرب
7:35 am سیرت النبی ﷺ
8:15 am فرنچ پروگرام
9:15 am صلوٰۃ کی اہمیت
10:15 am جلسہ سالانہ ہالینڈ
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am ان سائیٹ
12:00 pm Unity of God
12:10 pm یسرناالقرآن
12:40 pm گلشن وقف نو
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سندھی سروس
5:00 pm تلاوت اور درس ملفوظات
5:20 pm زندہ لوگ
5:55 pm ان سائیٹ
6:05 pm بنگلہ سروس
7:05 pm خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2003ء
8:05 pm یسرناالقرآن
8:30 pm تاریخی حقائق
9:25 pm راہ ھدیٰ
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)

ربوہ میں طلوع و غروب 24 ستمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	5:55
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	6:05

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیوپیتھی
سے شفا ممکن ہے۔علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیوپیتھک ڈاکٹر سجاد 0334-6372030 047-6214226

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214760
www.sharifjewellers.com

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 042-35301549-50-042-34890083
موبائل: 042-35418406-37448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FR-10

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس کارز بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

ڈینگو بخار کا علاج
بخار کے دوران
1- GHP-451GH قطرے قیمت -/130 روپے
2- AHS-51 25 گرام گولیاں قیمت -/30 روپے
جب بخار نہ ہو یا بخار سے محفوظ رہنے کیلئے
3- AHS: 51 25 گرام گولیاں قیمت -/30 روپے
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ
PH:047-6211399,6212399,6212217

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317